کاح مسیار کاقانون

علامہ سید افتخار حسین نقوی نجفی

نوٹ: اہل تشیع کے معروف عالم علامہ سید افتخار حسین نقوی نجفی نے ایک کتاب قانونِ مناکحات مرتب کی ہے۔اس کتاب میں انہوں نے نکاح اور اس کے متعلقات کو قانونی انداز میں منضبط کرنے کی کوشش کی ہے...... کتاب میں نکاح مسیار کی بحث دیکھ کر خیال ہوا کہ اسے افادہ عامہ کے لئے شائع کرنا چاہئے تا کہ نکاح مسیار کی حقیقت واضح ہو اور اس کے مضرات و مفاسد بھی کھل کر سامنے آجائیں اور یہ بھی واضح ہو جائے کہ اس نکاح کے محرکات کیا ہیں...... نیز یہ جو ایک خیال ہے کہ نکاح مسیار بھی متعہ ہی کی طرح ہے اور اہل تشیع کا شعار ہے اس کی بھی وضاحت ہو جائے کہ اہل تشیع سے کہیں زیادہ اہل سنت اس کے حامی و قائل ہیں ...... چنانچہ قانون مناکحات کا سولہواں باب جو نکاح مسیار سے بحث کرتا ہے قارئین مجلہ فقہ اسلامی کی نذر ہے......

(دفعہ ۱۶ ضمن الف): **تعریفات**

لغوی تعریف: لفظ مسیار کی لغوی اصل اور بنیاد کے بارے میں دو قسم کے نظریات پائے جاتے ہیں:

بعض قائل ہیں کہ مسیار کی سرے سے کوئی لغوی بنیاد ہے ہی نہیں ، بلکہ یہ ایک خالصتاً عوامی لفظ ہے جو سرزمین نجد و حجاز میں روزمرہ ملاقات (الزيارة النهاريه) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔[۱]

بعض دوسرے قائل ہیں کہ مسیار ''سیر'' سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔[۲]

اور سیر لغت میں ''زمین پر چلنے'' کے معنی میں ہے۔[۳]

اصطلاحی تعریف: مسیار جدید موضوعات میں سے ہے اور قدیم فقہی کتابوں میں اس نام کی کوئی اصطلاح نہیں پائی جاتی، البتہ معاصر اہل سنت فقہاء اور ماہرین قانون نے اس کی مختلف تعریفیں کی ہیں:

وہبہ الزحیلی مسیار کے بارے میں لکھتے ہیں: ''مسیار ایک ایسا نکاح ہے جو ایجاب وقبول کے

☆ایاک وتجريح الاشخاص والهيئات وكن سليم اللسان طيب الكلام عذب الالفاظ مامون الجانب.☆

ساتھ ''گواہوں اور ولی کی موجودگی میں مرد اور عورت کے درمیان اس بنیاد پر منعقد ہوتا ہے کہ عورت اپنے بعض مادی حقوق، جیسے مسکن اور اپنے اور اپنی ہونے والی اولاد کے نفقہ اور بعض معنوی حقوق جیسے قسم[٤] اور مبیت[٥] سے دست بردار ہوگی اور محض اس چیز پر اکتفا کرے گی کہ مرد کبھی کبھار اس کے پاس چکر لگا لے۔ یہ عقد طرفین کی رضا مندی سے اعلانیہ بھی ہوسکتا ہے اور باقاعدہ اس کا اندراج کروایا جاسکتا ہے اور خفیہ بھی۔ طرفین اس بات پر اتفاق بھی کر سکتے ہیں کہ اس عقد میں نسب اور میراث کا مسئلہ بھی محفوظ رہے، البتہ عورت گھر سے باہر جانے میں آزاد ہے اور شوہر کی اجازت کی پابند نہیں ہے اس لیے کہ نفقہ کی شرط نہیں ہے، کیونکہ عورت پر شوہر کی اطاعت اس صورت میں واجب ہے جب شوہر نفقہ ادا کرے اور نفقہ نہ ہونے کی صورت میں اطاعت واجب نہیں ہے۔''[٦]

سعودی عرب میں ''مجمع العلماء الکبار'' کے ممبر اور مکہ مکرمہ کے قاضی **شیخ عبداللہ بن منیع لکھتے ہیں:**

مسیار ایک ایسا نکاح ہے جس میں (مروجہ) نکاح کی سبھی شرائط اور ارکان پائے جاتے ہیں۔ یہ نکاح ایجاب وقبول اور مشہور شرائط یعنی فریقین کی رضامندی، ولایت، شہادت اور کفائت کے ساتھ منعقد ہوتا ہے، اس میں باقاعدہ حق مہر ہوتا ہے اور اس کی صحت کے لیے ضروری ہے کہ زوجین موانع نکاح سے خالی ہوں اور نکاح کے بعد نسل، وراثت، عدت، طلاق، اباحہ مباشرت اور مسکن ونفقہ کی جہت سے عقد زوجیت پر مترتب ہونے والے سبھی حقوق اس نکاح میں بھی ثابت ہوتے ہیں، البتہ زوجین اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ زوجہ نفقہ ومبیت کا حق نہیں رکھتی اور شوہر یہ حق رکھتا ہے کہ جب چاہے بیوی کے پاس آجائے۔[٧]

ڈاکٹر یوسف قرضاوی اس سلسلے میں رقم طراز ہیں:

یہ ایک ایسی شادی ہے جس میں مرد عورت کے گھر جاتا ہے جبکہ عورت شوہر کے گھر منتقل نہیں ہوتی اور اس کی پہلی بیوی اس کے گھر میں موجود ہوتی ہے، جس پر نکاح کی چاروں شرائط پوری کی جاتی ہیں اور اس دوسری بیوی پر صرف دو شرائط عائد ہوتی ہیں، رہائش و دیگر اخراجات یعنی نان ونفقہ وغیرہ بیوی شوہر کو معاف کر دیتی ہے اس میں محض ایجاب وقبول کا اعلان ہوتا ہے جبکہ مدت ومہر کا تعین نہیں کیا جاتا اور کہا جاتا ہے کہ ایسا نکاح شریعت کے مطابق صحیح ہے کہ جب نکاح کی شرائط پوری ہوں

اورصرف عورت اپنے بعض حقوق خاوند کومعاف کردے۔٨

(دفعہ١٦ضمن ب):مسیار کے علل واسباب

نکاح مسیار کی پیدائش اوراس کی طرف توجہ ورغبت اورمیلان ورجحان کے بہت سے عوامل بیان کئے گئے ہیں،جن میں سے اہم ترین مندرجہ ذیل ہیں:

١۔شادی کی عمومی عمر سے زائد کوپہنچ جانے والی عورتوں کی کثرت۔

٢۔مطلقات،بیوگان اوران جیسی مخصوص حالات کاشکارخواتین کی بہتات۔

٣۔اکثربیویاں خاوند کی ایک سے زیادہ شادی کی مخالفت کرتی ہیں،جس بناپروہ نکاح مسیار کرنے پرمجبور ہوجاتاہے تاکہ پہلی بیوی کواس کاعلم نہ ہوسکے،چونکہ دوسری بیوی نے اپنے میکے ہی میں رہناہوتاہے۔

٤۔بعض مردوں کی عفت وعصمت اورحلال فائدہ حاصل کرنے کی طرف رغبت،جوان کے مخصوص حالات کے موافق ہو۔

٥۔بعض لوگوں کاشادی کے اخراجات اورذمہ داریوں سے فرار۔

٦۔کچھ لوگ تعلیم،تجارت یاملازمت کے سلسلے میں دوسرے شہروں یاملکوں کاسفرکرتے ہیں اوربعض اوقات مہینوں اورسالوں تک انہیں اپنے اہل وعیال سے دوررہناپڑتاہے جس وجہ سے وہ مسیار کارخ کرتے ہیں۔

(دفعہ١٦ضمن ج):مسیار کے بارے میں علماء کے اقوال

مسیار ایک جدیدموضوع ہے اورپچھلے چندسالوں سے بعض خلیجی اورمشرق وسطی کے عرب ممالک میں اس پرعمل ہورہاہے۔اہل سنت کے معاصر علماء اس کے حکم شرعی کے بارے میں شدید اختلافات کاشکارہیں،اب تک ان کی طرف سے اس بارے میں تین مختلف اورمتضادآراء سامنے آئی ہیں:

١۔نکاح مسیاراوراس کے ضمن میں کی جانے والی شرائط دونوں صحیح ہیں۔

شیخ عبدالعزیز بن باز(اپنے ایک فتوی میں)،شیخ یوسف قرضاوی،وہبہ الزحیلی،محمدسعیدالبوطی،شیخ عبدالعزیزبن عبداللہ آل الشیخ،شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین،شیخ ابراہیم بن صالح الخضیری وغیرہ اسی نظریہ کے قائل ہیں۔

☆انفرد بنفسك ساعة تدبر فيها امورك وتراجع فيها نفسك وتتفكر فى آخرتك وتصلح بها دنياك.☆

شیخ عبدالعزیز بن باز مسیار کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: اگر نکاح میں شرعی طور پر معتبر شرائط اس عقد میں پائی جائیں تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور وہ شرائط ہیں: ولی کی موجودگی، زوجین کی رضامندی، دو گواہوں کی موجودگی اور زوجین کا موانع نکاح سے خالی ہونا۔ کیونکہ رسول خدا ﷺ کا یہ فرمان عام ہے: ''احق ما اوفیتم من الشروط ان توفوا ما استحللتم به الفروج''، یعنی وہ شروط جو سب سے زیادہ وفا اور پورے کئے جانے کی سزاوار ہیں، ایسی شروط ہیں جن سے تم عورتوں کو اپنے لیے حلال کرتے ہو، نیز یہ حدیث نبوی ﷺ بھی عام ہے: ''المسلمون علی شروطهم''، پس جب زوجین اس بات پر راضی ہیں کہ بیوی اپنے گھر والوں کے پاس رہے گی یا شوہر دن کے وقت اس کے پاس آئے گا نہ کہ رات کو یا معین دنوں یا معین راتوں میں آئے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ یہ نکاح اعلانیہ کیا جائے اور اسے خفیہ نہ رکھا جائے۔[9]

سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض کی عدالت عظمی کے قاضی شیخ ابراہیم بن صالح الخضیری کہتے ہیں: نکاح مسیار شرعا جائز اور ہمارے زمانے کی ضرورت ہے، خصوصا ایسے حالات میں جب کہ ایک طرف ایسے مردوں کی کثرت ہے جنہیں گناہوں میں مبتلا ہونے کا اندیشہ اور دوسری طرف عورتوں کو ایسے شوہروں کی شدید ضرورت ہے جو انہیں پاکدامن رکھ سکیں۔ تعدد ازدواج ایک شرعی اصل ہے جس کی حکمت بھی یہی ہے کہ جہاں تک ہو سکے عورتوں کی ایک بڑی تعداد کو پاکدامن رکھا جائے۔ خدا کی حمد و ثنا اور اس کا احسان ہے کہ مجھے نکاح مسیار میں کوئی خلاف شرع چیز دکھائی نہیں دے رہی ہے بلکہ اس میں خاص حالات میں رہنے والی بہت سی عورتوں کے لیے عفت و پاکدامنی کا سامان موجود ہے اور یہ زنا کے خلاف جنگ اور اس کے خاتمہ کا بہترین سبب ہے۔

۲۔ دوسرا نقطہ نظر یہ ہے کہ: نکاح مسیار صحیح ہے، لیکن اس کے ضمن میں کی جانے والی شرائط فاسد اور باطل ہیں۔

احمد الراجحی الکردی، الشیخ یوسف محمد المطلق، ڈاکٹر حسین بن محمد بن عبداللہ آل الشیخ وغیرہ اسی نظریہ کے قائل ہیں۔

سعودی عرب میں شورائے افتاء اور دعوت وارشاد کے ممبر شیخ یوسف محمد المطلق اس بارے

میں کہتے ہیں: نکاح شرعی وہ ہے جس میں تمام ارکان وشرائط پائی جائیں، جہاں تک عورت کے نفقہ وقسم کے حق سے دستبرداری کی شرط کا تعلق ہے، تو یہ شرط باطل ہے لیکن نکاح صحیح ہے۔ البتہ نکاح کے بعد عورت کو اپنے بعض حقوق سے دستبرداری کا حق حاصل ہے اور یہ چیز خلاف شرع نہیں ہے۔

۳۔ تیسرا نقطہ نظر یہ ہے کہ: نکاح مسیار اور اس کی ضمنی شرائط دونوں باطل ہیں۔

شیخ عبدالعزیز بن باز (اپنے ایک فتوی میں)، ڈاکٹر محمد الزحیلی، شیخ محمد ناصر الدین الالبانی، ڈاکٹر محمد عبدالغفار الشریف، علی القرہ داغی، ڈاکٹر عجیل جاسم النشمی، ڈاکٹر عمر سلیمان الاشقر، ڈاکٹر محمد الراوی وغیرہ اس نظریہ کے قائل ہیں۔

شیخ عبدالعزیز بن باز نے اپنے پہلے فتوی کے بعد ایک دفعہ پھر مسیار کے بارے پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں کہا: ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ شرعی طور پر صحیح نکاح کرے اور غیر شرعی نکاح سے پرہیز کرے، چاہے اسے مسیار کا نام دیا گیا ہو یا کوئی اور، اور شرعی نکاح کی (بنیادی) شرط اعلان واظہار ہے۔ پس جب زوجین نکاح کو چھپائیں تو وہ صحیح نہیں ہوگا اس لئے کہ ایسی صورت میں وہ زنا کی مانند ہے۔[۱۰]

کویت میں شریعت اسلامیہ اور علوم اسلامیہ کالج کے پرنسپل ڈاکٹر محمد عبدالغفار الشریف کہتے ہیں: نکاح مسیار ایک نئی بدعت ہے جسے بعض ان ضعیف النفس لوگوں نے ایجاد کیا ہے جو خاندان اور ازدواجی زندگی کی ذمہ داریوں سے بھاگنا چاہتے ہیں، ان کے نزدیک شادی محض جنسی خواہشات کی تسکین کا نام ہے، البتہ ظاہری طور پر شریعت کی آڑ میں۔ پس میرے نزدیک یہ نکاح جائز نہیں ہے اگر چہ اسے بظاہر شرعی صورت میں ہی منعقد کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

فقہاء امامیہ کی رائے

اسلام دین فطرت ہے اور انسانوں کے لیے اسلام کو ضابطہ حیات قرار دینے والے خالق اور مصور فطرت نے ان کی تمام فطری خواہشات کی تکمیل کا سامان اس میں رکھ دیا ہے۔ انسان کے اندر قدرت کی طرف سے ودیعت کردہ خواہشات میں سے ایک سب سے بڑی اور اہم خواہش جنسی خواہش

ہے، جو صرف خواہش ہی نہیں بلکہ نسل انسانی کی بقاء کا ذریعہ بھی ہے۔اس خواہش کی تسکین کے لیے خداوند متعال نے اپنے آخری اور مکمل دین میں نکاح دائم، نکاح منقطع اور ملک یمین کے قوانین تشریع فرمادیئے اور خبیر وبصیر اور علیم وحکیم پروردگار کی حکمت پر یقین رکھنے والے ہر فرد کا یہی عقیدہ ہے کہ قیامت تک کے انسانوں کی جنسی خواہشات کی تسکین کے لیے اگر یہ قوانین ناکافی ہوتے تو یقیناً وہ مزید قوانین اور راہ حل تشریع فرماتا، اس لیے کہ وہ خالق فطرت ہے اور انسان کے اندر تمام خواہشات کا ودیعت فرمانے والا ہے، **لہذا "زواج المسیار، زواج الاصدقاء، زواج عبر الانترنت، زواج المؤقت بحصول الانجاب اور زواج السر"، کے عناوین کے تحت نکاح کی جدید اقسام کو متعارف کروانا، بدعت اور "ادخال مالیس من الدین فی الدین"، کا مصداق ہے** (جیسا کہ ڈاکٹر محمد عبدالغفار الشریف نے بھی مسیار کو بدعت جدیدہ سے تعبیر کیا ہے)۔

(دفعہ ۱۶ ضمن د): نکاح مسیار اور نکاح غیر دائمی کا موازنہ

نکاح مسیار اور نکاح منقطع بعض چیزوں میں مشترک اور بعض میں مختلف ہیں:

الف۔وجوہ اشتراک

۱۔نکاح کی ضروری شرائط، جیسے (زوجہ کے باکرہ ہونے کی صورت میں) ولی کی اجازت، زوجین کا موانع نکاح سے خالی ہونا، ان دونوں میں بھی لازمی ہیں۔

۲۔دونوں میں بیوی نفقہ، قسم، مبیت اور مشترکہ مسکن جیسے حقوق کا استحقاق نہیں رکھتی۔

۳۔دونوں میں بیوی گھر سے باہر جانے کے لیے شوہر کی اجازت کی پابند نہیں ہے۔

ب۔وجوہِ اختلاف

۱۔نکاحِ مسیار میں مدت معین نہیں ہے، جبکہ نکاح منقطع محدود اور معین عرصہ کے لئے ہوتا ہے۔

۲۔مسیار میں زوجین ایک دوسرے سے وراثت پاتے ہیں، جبکہ منقطع میں ایسا نہیں ہے۔(مگر یہ توارث کی شرط رکھی جائے)۔

۳۔مسیار طلاق اور فسخ کی صورت میں منحل ہوتا ہے، جبکہ منقطع کا انحلال مدت کے خاتمے یا اس کے بذل (بخشنے) کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔

۴۔مسیار میں عدت تین، جبکہ منقطع میں دو طہر ہے۔

۵۔مسیار میں حد نصاب چار بیویاں ہیں،جبکہ منقطع میں نصاب کی کوئی قید نہیں ہے۔

۶۔مسیار میں اگر مہر معین نہ بھی کیا جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا،جبکہ عقد منقطع مہر کی عدم تعیین سے باطل ہوجاتا ہے۔

بنابرایں مدت محدود اور معلوم ہونے کی بنا پر نکاح منقطع کی سرنوشت ایک طرح سے عورت کے ہاتھ میں ہے،یعنی عورت اپنی ضرورت اور حالات کے مطابق محدود اور مختصر مدت کا نکاح کر کے اس مدت کے بعد زوجیت کی قید سے آزاد ہوسکتی ہے،جبکہ نکاح مسیار میں اگرچہ عورت اپنے نفقہ،قسم،مبیت اور مسکن جیسے اہم حقوق سے چشم پوشی کرتی ہے،لیکن چونکہ مسیار،نکاح دائم شمار ہوتا ہے لہذا جب تک شوہر اسے طلاق نہ دے،وہ اس سے علیحدہ نہیں ہوسکتی اور یہ چیز عورت کے حق میں ایک قسم کا ظلم ہے۔

....

نوٹ از مدیر مجلہ فقہ اسلامی: نکاح مسیار اگر موقت ہو اور مدت فریقین کو معلوم ہو یا صرف نیت میں ایسا ہو کہ ایک مدت کے بعد ہم علیحدگی اختیار کرلیں گے تو یہ نکاح درست نہ ہوگا،کما فی الدر: بطل نکاح متعۃ ومؤقت وان جهلت المدة او طالت فی الاصح ولیس منه ما لو نكحها علی ان یطلقها بعد شهر اونوی مكثه معها مدة معینة......الخ (ج ۳ ص ۵۱) چنانچہ فقہ حنفی کے مطابق اہل سنت کے ہاں نکاح مسیار کی گنجائش نہیں)سعودی علماء کا ایک طبقہ اور بعض دیگر عرب علماء اسے بعض شرائط کے ساتھ مشروط کر کے جائز قرار دیتے ہیں......ہمارا اہل ایمان کو مشورہ ہے کہ وہ غیر مبہم اور واضح طریقہ نکاح جو نکاح مروج ومشروع ہے اسی کو اختیار کریں اور نکاح مسیار کے مفاسد سے خود کو بچائیں......ورنہ مستقبل قریب میں ہر نوجوان ماں باپ کی رضامندی کے خلاف اور خفیہ طریقے سے نکاح کریں گے اور شہوت پوری کرنے کی خاطر آپس میں ملتے رہیں گے،اولاد پیدا نہیں ہونے دیں گے اور خاندانی نظام کی تباہی کا باعث بنیں گے جیسا کہ بعض یورپی ممالک میں ہورہا ہے......خدارا اپنے معاشرے کو مزید تباہی وبربادی سے بچائیں۔اور اللہ کے رسول ﷺ کی سنت کے مطابق دف بجا کر اعلانیہ نکاح کریں اور جنسی ضروریات کی تکمیل نیز گھر بسانے کے لئے صرف دائمی نکاح ہی کو فروغ دیں......

حواشی

۱۔نکاح المسیار،احمد تمیمی،مجلّہ،،الاسرۃ''ص۱۰،تاریخ اشاعت:۱۴۱۸ھ ق،ہالینڈ،شمارہ۴۶

۲۔سابقہ حوالہ

۳۔مفردات راغب،ابوالقاسم راغب الاصفہانی،ص۲۴۷،تاریخ اشاعت:۱۳۶۲،المکتبۃ المرتضویہ قم،ایران

۴۔بیویوں کے درمیان راتوں کی مساوی اور عادلانہ تقسیم

۵۔بیوی کے ساتھ شب خوابی

۶۔قضایا الفقہ والفکر المعاصر،وہبہ الزحیلی،ص۸۴،تاریخ اشاعت:۱۴۲۸ھ ق،دارالفکر،دمشق،شام

۷۔نکاح المسیار،احمد تمیمی،مجلّہ''الاسرۃ،،ص۱۵

۸۔الفتاوی المعاصرہ،ڈاکٹر یوسف قرضاوی،ج۳،ص۲۸۷

۹۔جریدہ''الجزیرہ،،شمارہ۸۷۶۸،سوموار،تاریخ اشاعت:۱۸جمادی الاول ۱۴۱۷ھ ق

۱۰۔مجلّہ''الدعوۃ،،شمارہ۱۶۹۳،تاریخ اشاعت:۱۲صفر۱۴۲۰ھ ق

رفیق المناسک مع الفضائل والرقائق

حج وعمرہ کے قدیم وجدید مسائل کا احاطہ کرنے والی،

نئے انداز کی کتاب،حج وعمرہ کے مسائل وفضائل

تالیف مفتی محمد رفیق الحسنی

ناشر: جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم گلستانِ جوہر بلاک ۱۵ کراچی

☆سافر احیانا لتجدد حیاتک وتطالع عوالم اخری وتشاهد معالم جدیدة وبلدانا اخری ففی السفر متعة.☆